قندیل بلوچ کو اس کی بہن نے نہیں بھائی نے قتل کیا تھا لہٰذا یہ قتل پوری دنیا کی توجہ کا مرکز تھا: مرد کے ہاتھ عورت کا قتل

۲۰۱۶ء میں لاہور میں ایک ماں نے پسند کی شادی پر بیٹی کا قتل کیا مگر یہ قتل دنیا کی توجہ کا مرکز نہیں بنا: عورت کے ہاتھ عورت کا قتل

لاہور میں ۹/ مارچ کو عورت نے مرد کو چھریوں کے وار سے قتل کر دیا لیکن یہ قتل بھی دنیا کی توجہ کا مرکز نہیں بنا: عورت کے ہاتھ مرد کا قتل

قاتلہ عورت رقاصہ تھی تماشائی نے اس سے چھیڑ چھاڑ کی تو اس کی غیرت جاگ گئی ایک فاحشہ بھی غیرت ایمانی رکھتی ہے

امریکہ مغربی ممالک روس چین گزشتہ پانچ سو سال میں کروڑوں لوگوں کا قتل عام کر کے شرمندہ نہیں اور علماء مشال کے قتل پر اور لاہور کے جامعہ نعیمیہ میں نواز شریف پر جوتا پھینکنے والے عالم دین کی حرکت پر شرمندہ ہیں ان دو واقعات کا غم انھیں کھائے جا رہا ہے سمجھ میں نہیں آ رہا کہ کس طرح اپنے دونوں داغ دھولیں۔ مغرب اور امریکہ اپنی کسی حرکت پر شرمندہ نہیں کیا وہ ہم سے زیادہ غیرت مند ہیں؟

جدید دنیا میڈیا NGO's کی نفسیات، مابعد الطبیعیات سمجھنے کے لیے قتل کے تین واقعات، غیرت صرف مرد میں نہیں عورت میں بھی ہوتی ہے مگر یہ غیرت قابل اعتراض نہیں ہے کیوں؟ مذہب اور روایت تو دونوں غیرتوں کو پسند کرتے ہیں مگر لبرل صرف عورت کی غیرت کو پسند کرتے ہیں ___ مگر کیوں؟

عورت کے لیے تنخواہ، شہرت، ترقی، اہم ہے یا اس کی عزت عفت غیرت اہم ہے۔ دو تصورات خیر ایک ساتھ نہیں چل سکتے ہم چاہتے ہیں کہ دنیا کی زندگی مغرب کی طرح عالی شان ہو یعنی دنیا فرعون کی طرح عظیم ہو اور آخرت حضرت موسیٰ کی طرح عظیم ہو ___ یہ ممکن ہی نہیں رسول اللہؐ نے فرمایا جو آخرت کو فوقیت دے گا وہ لازماً اپنی دنیا کا نقصان کرے گا جو دنیا کو فوقیت دے گا وہ لازماً اپنی آخرت کا نقصان کرے گا مسلمان چاہتے ہیں کہ مغرب سے اس کی مادیت دنیا پرستی لے لیں اور روحانیت اسلام سے لے لیں دو متضاد تصورات خیر ایک ساتھ نہیں چل سکتے کیا عالم اسلام فرعون کی دنیا، دولت، ۔ اور ساز و سامان پر مرمٹا ہے؟

لبرل ازم کا سب سے بڑا فلسفی جان رالس Political liberalism میں لکھتا ہے کہ جو عقیدہ ___ آزادی کے عقیدے کو تسلیم نہیں کرتا اس کے ماننے والوں کو جراثیم اور جنگلوں کی طرح ہلاک کر دیا جائے امریکہ کا سب سے بڑا فلسفی رچرڈ رارٹی Achieving our country میں لکھتا ہے کہ امریکہ نے جرائم اور ظلم کیے ہیں مگر اس پر شرمندہ نہیں ہم نے اپنے آپ کو معاف کر دیا ہے۔ رالس کا شارح ڈربن لکھتا ہے کہ جو شخص دستوری جمہوریت اور آزادی کے عقیدوں کی دلیلیں مانگتا ہے اسے دلیل دینے کی ضرورت نہیں رالس کہے گا ایسے شخص کو گولی مار دو

اسلام نے تو مشرکین اور اہل کتاب کو مکہ سے جلاوطن ہونے اور ذمی یا معاہد یا غلام بن کر رہنے کی اجازت دی تھی کیوں کہ اللہ چاہتا ہے کہ اس کی کافر مخلوق بھی اپنی زندگی میں عقل کے ناخن لے کر دین میں داخل ہو جائے جنت کی حق دار بن جائے مگر لبرل ازم تو کسی ذمی Second citizen غلام، معاہد کو بھی برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں وہ کہتا ہے لبرل ازم کے ہر مخالف کو قتل کر دو یہ لبرل ازم کی غیرت عقیدے ایمان کا تقاضہ ہے بالکل اسی طرح کوئی مسلمان اگر غیرت میں آ کر شاتم رسول کو قتل کر دے تو یہ اس کی غیرت اور ایمان کا تقاضہ ہی سمجھا جائے گا اور وہ غازی کہلائے گا۔ مہذب امریکہ میں Lynch Law کے تحت اگر لوگوں کا ہجوم کسی کالے کو کسی بات پر قتل کر دیتا تھا تو وہ جائز تھا ایسے قوانین کسی تہذیب مذہب میں نہیں تھے۔ J.A. Culture کی کتاب Lynch Law اور ___ C.Wal derep کی کتاب The Many Faces of Judge Lynch پڑھیے

کیا علامہ اقبال نے عورتوں کو اکسایا تھا کہ غیرت میں آؤ اور قتل کر دو؟ غلام قادر روھیلہ پر علامہ اقبال کے اشعار غیرت دلانے کے اشعار ہیں یا بے غیرتی عام کرنے والے اشعار: کیا قاتلہ علامہ اقبال کے اشعار سے متاثر تھی؟ اقبال نے کہا تھا ___ ؏ حمیت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے

یہ مقصد تھا مرا اس سے، کوئی تیمور کی بیٹی مجھے غافل سمجھ کر مار ڈالے میرے خنجر سے

سیّد خالد جامعی

صرف مذہب ہی غیرت کے جذبات پیدا کر سکتا ہے؟

کیا ہر غیرت مند آدمی مذہبی ہی ہوتا ہے؟

NGO's، میڈیا، سپریم کورٹ اور تمام عالمی اداروں کو دکھ اور صدمہ ہے کہ مرد غیرت میں آ کر عورت کو قتل کیوں کر دیتے ہیں؟ وہ سمجھتے ہیں کہ ایسا صرف پاکستان ہی میں ہوتا ہے ___ جہاں لوگ ترقی یافتہ یعنی ___ مکمل تعلیم یافتہ نہیں ہیں یہاں سول سوسائٹی موجود نہیں ___ جبکہ دنیا بھر میں غیرت کے نام پر قتل ہوتے ہیں امریکہ میں مرد اپنی معشوقہ، آشنا، داشتہ کا دوسرے مرد سے تعلق برداشت نہیں کرتا اسے قتل کر دیتا ہے ترکی میں قانون یہ ہے کہ عورت بھی مرد کو طلاق دے سکتی ہے لہٰذا ___ ہر سال مرد اس بات پر عورت کو قتل کر دیتے ہیں کہ تم نے مجھے کیوں طلاق دی ہے تم مجھے بتاتیں تو میں خود طلاق دے دیتا غیرت کا یہ تصور کیا انسان میں موجود اندرونی، مذہبی، باطنی، بدیہی شعور پیدا کرتا ہے؟ یہ ایک اہم سوال ہے ___ تاریخی مشاہدہ یہ ہے کہ غیرت کی قدر ___ دنیا کے تمام معاشروں میں آج بھی کسی نہ کسی مسخ شکل میں موجود ہے جہاں یہ قدر value مسخ ہو گئی ہے وہاں اس کی اصلاح ضرورت ہے اس کا رخ اور سمت بدلنے کی ضرورت ہے مگر مغرب اس قدر کا خاتمہ صرف مذہبی معاشروں میں چاہتا ہے کیوں کہ یہ قدر آزادی کے عقیدے کے خلاف ہے اس کے نتیجے میں معاشرہ مغرب کی خود ساختہ

[Manufactured] حالت فطرت کی طرف نہیں لوٹ سکتا۔

امریکہ میں Lynch Laws کے تحت گورے کالوں کو قتل کر سکتے تھے

روسو، ہابس، لاک، کانٹ، ہیگل کے فلسفوں نے قتل عام کا جواز پیش کیا

تمام جدید فلسفی روسو، ہابس، لاک، کانٹ، ہیگل، گلز دلیوز، حالت فطرت کا ایک خاص تخلیق کردہ تصور رکھتے ہیں اور دنیا کو اس غلیظ، مادر پدر آزاد___ عہد میں لے جانا چاہتے ہیں۔ جہاں کوئی اخلاقی قدر، روایت نہ ہو۔ سب کچھ کرنے کی آزادی ہو اس آزاد معاشرے کے قیام کے لیے ان فلسفیوں نے کروڑوں سرخ ہندیوں اور غیر یوروپی مغربی اقوام کا خون بہانے کی فلسفیانہ دلیلیں مہیا کیں تفصیلات کے لیے ہمارا مضمون ''جدید ریاست کے جدید قوانین کے تحت بڑے بڑے مجرم بڑے وکیل کے ذریعے بچ جاتے ہیں'' پڑھیے تفصیلات کے لیے درج ذیل کتابیں پڑھیے:

(1) M. Mann: The Dark Side of the Democracy
(2) Hobbs : Social Contract
(3) J.Lock: Two Treatise of Government
(4) G.W.F. Hegal: The Philosophy of History
(5) S.Elden : Reading Kant's Geography
(6) Kant: Anthropology from the Pragmatic Point of View.
(7) Chirstopher w. Monis : The social contract Theorists : Essays on Hobbes Lock & Rosseau

امریکہ جو دنیا بھر میں آزادی مذہبی آزادی کا امام بنا ہوا ہے دنیا کا بدترین دہشت گرد ملک ہے اس نے دس کروڑ سرخ ہندیوں کا قتل عام کیا تفصیلات مائیکل مین کی کتاب The Dark Side of Democracy میں پڑھیے___ اس قتل عام کی فلسفیانہ تشریح فلسفیوں نے پیش کی لہٰذا اس فلسفے سے امریکہ میں Lynch Laws نکلے۔ ان قوانین کے تحت گوروں کا ہجوم کسی بھی کالے کو اگر قتل کر دے تو یہ قتل ایک جائز قانونی قتل تھا۔

صرف امریکہ میں دہشت گردی کے قوانین نہیں بنے انقلاب فرانس بھی دہشت گردی کے ذریعے برپا ہوا اور دہشت گردانہ قوانین اصولوں کے تحت کامیاب ہوا۔ پھر انقلاب نے اپنے پیدا کردہ بچے بھی کھا لیے۔ انقلاب روس، انقلاب چین، انقلاب فرانس انقلاب امریکہ تاریخ انسانی میں بدترین خونی انقلابات تھے جس میں کروڑوں بے گناہ لوگوں کا سفاکانہ قتل عام کیا گیا۔

انقلاب فرانس کے دہشت گرد رابس پائرے کی دہشت گردی

ہفتہ دس دن کا ہوگا اتوار غائب کر دیا گیا کہ کلیسا یاد نہ آئے

M.F.M.I Robespierre انقلاب فرانس کا ایک اہم انقلابی رہنما تھا وہ دہشت گردی میں بھی مصروف رہا انقلاب میں لاکھوں لوگوں کو بے دردی سے قتل کیا گیا۔

[Reign of Terror] کی اصطلاح پائرے جیسے متشدد انقلابیوں کے پیدا کردہ دہشت گردانہ ماحول کے لیے ایجاد ہوئی تھی وہ نیشنل کنونشن کا صدر بھی رہا اور کمیٹی آف پبلک سیفٹی کا رکن بھی رہا اس نے بے شمار لوگوں کا قتل عام کیا اس کی دہشت گردی کا مقصد مذہبی قوتوں کا خاتمہ اور تطہیر اور معاشرے میں موجود انقلاب کے دشمنوں کا قتل عام تھا۔

Radical Purification of Politics through the Killing of enemies

آخر کار Thermidorian Reaction کے نتیجے میں اسے Tyrant قرار دیا گیا اور ____ یہ دہشت گرد بغیر عدالتی کاروائی کے ____ صفائی کے موقع کے حصول کے بغیر ہی ایک دن میں قتل کر دیا گیا۔

رابرس پائرے مذہب سے دشمنی میں اس قدر آگے چلا گیا کہ اس نے دس دن کا نیا ہفتہ [NewWeek] متعارف کرایا۔ اس ہفتے [Week] سے اتوار کا دن غائب کر دیا گیا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو اتوار کے دن عبادت اور کلیسا یاد نہ آئے لوگوں کے ماضی کو کھرچنے، تاریخ اور مذہب سے کاٹنے کے لیے یہ نیا اسلوب اختیار کیا گیا۔

انقلاب فرانس اور انقلابی دہشت گردی کی لسانی بربریت جاننے کے لیے کتاب دیکھیے:

(ا) Eugen Weber : Peasants into Frenchmen : The Modernization of Rural France 1870-1914

فرانسیسی زبان صرف دس فی صد لوگ بولتے تھے مگر اس زبان کو جبراً فرانس کی قومی زبان بنایا گیا ہر قومی ریاست کا یہی المیہ ہے وہ وحدت کے لیے ایک مصنوعی، اقلیتی زبان مسلط کرتی ہے جس کے ردعمل میں مقامی، نسلی علاقائی قوم پرستی ابھرتی ہے جسے ہر قومی ریاست قومی مفاد، حب الوطنی کے نام پر قوت سے کچل دیتی ہے۔ تمام قومی ریاستوں کو اسی صورت حال کا سامنا ہے قومیت کے جبر نے کروڑں انسانوں کو ظلم و ستم کی رات سے روشناس کرایا ہے۔

عوام کو مذہب سے جبراً الگ کرنے کی دلیل پائرے نے یہ دی کہ ہمارے مذہب کا نام ہے Cult of Reason جدیدیت کی عقلی اور عملی دہشت گردی کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ کس قدر مذہب دشمن ہے۔

<u>جدید فلسفیوں کے فلسفے نے امریکا میں Lynch Law بنوائے</u>

ھابس، لاگ، ، ھیگل، کانٹ کے فلسفۂ نسل پرستی کے نتیجے میں امریکا میں کئی سالوں تک Lynch Laws موجود تھے جن کے تحت اگر کسی کالے کو غلط کام میں ملوث دیکھ کر گوروں کا گروہ مشتعل ہو کر انھیں عدالت کے بغیر قتل کر دیتا تو یہ قتل قانون کی نظر میں جائز تھا۔

امریکی lynch law چارلس لنچ اور کیپٹن ولیم لنچ نے تخلیق کیا عوامی انصاف Popluar Justice , Mob Justice , Street Justice کا آغاز ریاست ورجینا Virginian امریکا سے 1782 میں ہوا___

American Revolutionary War کے دوران اس قانون پر عمل کیا گیا ہزاروں کالوں کو گوروں کے ہجوم نے قتل کیا یہ انسانیت تھی تفصیلات کے لیے درج ذیل مصادر دیکھیے۔

(1) American National Biography Online
(2) C. Waldrep :The Many Faces of judge Lynch: Extralegal Violence and Punishment in America.
(3) J.A. Culture, LYNCH - LAW : An Investigation in to the history of lynching in the United States.

LYNCH-LAW کے مصنف جیمس البرٹ کلچر نے کتاب کے تعارف میں ہجومی قتل عام کے بارے میں لکھا کہ
It has been said that our country's national Crime is lynching which is peculiar to the united states, it is to be found in no other country of a high degree of civilization

اسی کتاب کے دیباچے میں وہ لکھتا ہے
Few people are able to read about lynch-executions, with atrpoxcious forms of torture and cruel death, such as have occurred from time to time within ten years in this country, without a feeling of national shame.

<u>امریکی قانون کے تحت گوروں کا ہجوم کسی بھی کالے کو قتل کرسکتا تھا</u>

<u>آج ایک امریکی قدیم نفسیات کے تحت گوروں کے ہجوم کا قتل کرتا ہے</u>

امریکا میں روزانہ چار لوگ گولیوں سے مرتے ہیں

امریکا نے Lynch Execution ختم کر دیا مگر امریکی نفسیات اس جرم سے اتنی مانوس ہے کہ وہاں اسکول کے بچے بھی قتل عام کر رہے____ ہیں جب امریکا ترقی یافتہ نہیں تھا صرف نسل پرست تھا تو گوروں کا ہجوم ایک کالے فرد کو قتل کرتا تھا اب امریکا ترقی یافتہ ہے لہٰذا ایک گورا فرد ہجوم کو قتل کر دیتا ہے۔

یہ ہجوم صرف کالوں کا نہیں کالوں سے زیادہ گوروں کا ہے Rational Capacity والا گورا کسی بھی اسکول، کیمپ، کنسرٹ، گے کلب، مال پر حملہ کرتا ہے کئی گوروں کو قتل کر دیتا ہے اوکلاہاما کے حادثے سے لے کر ۲۰۱۷ء میں۔ لاس ویگاس اور ۲۰۱۸ء میں فلوریڈا کے اسکول تک دہشت گردی کی تاریخ بار بار دہرائی جارہی ہے۔

امریکا میں ہر سال ایسے دس پندرہ واقعات ہوتے ہیں امریکی نفسیات دہشت گردی کی نفسیات ہے سرخ ہندیوں کے قتل عام، برطانیہ سے جنگ آزادی، امریکی سول وار سے جو مزاج بنا ہے وہی آج تک موجود ہے روزانہ فائرنگ سے امریکا میں چار لوگ ہلاک ہوتے ہیں ہر شخص کے پاس ہتھیار ہے۔ گھروں، بازاروں، عوامی مقامات پر بندوق چلا کر قتل کرنا عام بات ہے دنیا کی سب سے بڑی سول سوسائٹی کی یہ اخلاقیات ہے۔ نیویارک ٹائمز کے اداریے کے مطابق ہر ہفتے ایک امریکی عورت شوہر، عاشق، دوست کی بندوق سے قتل ہوتی ہے۔ اوباما رپورٹ کے مطابق امریکا میں کروڑوں عورتوں سے جبری بدکاری ہوتی ہے امریکی فوج میں کوئی مرد عورت فوجی جنسی دہشت گردی سے محفوظ نہیں۔ یہ رپورٹ جنوری ۲۰۱۴ء کو جاری کی گئی وہائٹ ہاؤس کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔

فلوریڈا کے نکولس کروز نے اسکول میں سترہ لوگوں کو قتل کر دیا2018 کے سال کے پہلے 7 ہفتوں کے دوران امریکا کے اسکولوں میں بلا اشتعال فائرنگ کا یہ 18واں واقعہ ہے۔ان تمام کارروائیوں کا ارتکاب سفید فام بچوں نے کیا،اور بلا استثنا ہر جگہ لائسنس یافتہ اسلحہ استعمال ہوا۔تمام ملزمان کی عمر14 سے 18 سال ہے۔یکم فروری کو کیلی فورنیا کے سب سے بڑے شہر لاس اینجلس (Las Angeles) میں تو مڈل اسکول کی ایک 15 سالہ بچی پستول کلاس میں لے آئی اور تین بچوں کو زخمی کر دیا۔بلا اشتعال فائرنگ سے مرنے والوں کی تعداد 25 گنا ہے دنیا کے صرف 5 فی صد لوگ امریکا میں آباد ہیں،لیکن دنیا کا 44فی صد لائسنس یافتہ اسلحہ امریکی شہریوں کے پاس ہے۔

2008ء میں امریکی کانگریس کی جانب سے لیے گئے جائزے کے مطابق اس وقت امریکا کی آبادی 30 کروڑ پچاس لاکھ،جب کہ شہریوں کے پاس آتشیں اسلحہ کی تعداد 31 کروڑ تھی۔ہر سو امریکیوں پر 101 بندوقیں،پستول اور خود کار آتشیں اسلحہ ہے۔ امریکہ میں ہر سال تیس ہزار لوگ بندوق کی گولیوں سے مارے جاتے ہیں[جنگ کراچی ڈان ۱۳ مارچ ۲۰۱۸ء]

امریکا کی ریاست شہر فلوریڈا کے اسکول میں AR-15 رائفل سے فائرنگ کرکے سترہ بچوں کو ہلاک کرنے والے انیس سالہ قاتل NIKOLASORUZ کے بارے میں رپورٹ شائع ہوئی ہے

No Idea we had a monster under our roof [AFP 20-2-2018]

حقیقت یہ ہے کہ جدیدیت کی چھت کے نیچے ہر قسم کے شیاطین جمع ہیں آزادی،مساوات،ترقی کا عقیدہ بڑے بڑے بھوتوں کو جنم دے رہا ہے جب تک عقیدہ ٹھیک نہیں ہوگا دہشت اور وحشت کا سفر جاری رہے گا صرف امریکا ہی نہیں____ دنیا میں ہر جگہ____ پاکستان میں قاتل،درندے،وحشی،جنسی پاگل اسی عقیدے کا ثمر ہیں۔

<u>مذہب لبرل ازم آزادی جمہوریت کے ماننے والے کسی منکر کو ذمی معاہد غلام بن کر بھی زندہ رہنے نہیں دیتا</u>

امریکہ نے طالبان کو دہشت گرد کہا پھر اوباما نے کہا کہ یہ دہشت گرد نہیں ہیں تو دہشت گرد کون ہے؟

ہابس،کانٹ،،ہیگل،جان رالس جیسے تمام بڑے فلسفی جو آزادی اور ترقی کے عقیدے کے مذہب کو مانتے ہیں اس عقیدے کے لیے تمام غیر یوروپی اقوام یعنی جاہل لوگوں کے قتل عام کو جائز سمجھتے ہیں ان کی غیرت بھی گوارا نہیں کرتی کہ ان کے عقیدے کا کوئی دشمن دنیا میں زندہ رہ سکے ان کا دشمن دنیا کے کسی حصے میں چلا جائے یہ اس کا پیچھا کرتے ہیں صدر بش نے افغانستان پر حملے کے وقت تقریر میں کہا تھا ہم آخری دہشت گرد افغانی کا تعاقب کریں گے ہم ہر تاریک غار میں آزادی جمہوریت کی شمع جلائیں گے کسی دہشت گرد کو نہیں چھوڑیں گے ان سے مذاکرات نہیں ہوں گے آخری دہشت گرد کے خاتمے تک آزادی کی جنگ جاری رہے گی اور اسی امریکہ کے صدر اوبامہ نے اعلان کیا کہ افغانی طالبان دہشت گرد نہیں ہیں ان کی تحریک جدوجہد آزادی کی قومی تحریک ہے ان کے عالمی مقاصد نہیں ہیں اچانک طالبان دہشت گردی کی تعریف سے نکل آئے یہ کھیل کون کر رہا ہے؟ اگر طالبان دہشت گرد نہیں تو ثابت ہوگیا کہ امریکہ دہشت گرد ہے جس نے دہشت گردی کی اصطلاح تخلیق کرکے پوری دنیا کو اسی بخار میں مبتلا کر دیا ہے۔ لبرل ازم اپنے مخالف،دشمن،مختلف عقیدہ رکھنے والے کو غلام،ذمی،معاہدہ بنا کر بھی زندگی رکھنے کا حامی نہیں اسی لیے تمام مغربی اقوام نے امپریل ازم کالونیل ازم اور آزادی مساوات ترقی کے عقیدوں کے نام پر تاریخ کا سب سے بدترین قتل عام کیا ہے

It has been suggested that since 3600 B.C., there have been only 292 years without war, and each decade since 1816 has averaged twenty-two wars.It is estimated that more than 150 million people have died from war-related deaths since 3000 B.C.

"Each of the centuries prior to the sixteenth accounted for less than 1 percent of all war deaths. In fact all of them added together accounted for little more than 4 percent of these deaths, while almost 96 percent of war deaths were estimated to occur in the modern period of history, 1500-2000."Seventy-three percent of all war-related deaths since 3000 B.C. have occurred in the twentieth century A.D." Civilian deaths have been a large part of the increase in war deaths. According to UN Secretary General Kofi Annan, "UN sources estimate that at least three-quarters of the casualties of recent conflicts have been civilians, though the precise numbers are not known. " Over half of the civilians, though war victims of the past decade have been children, including two million dead and six million physically disabled since 1990.

Most of the war throughout history have occurred in the past two centuries. perhaps more disturbing.
from the point of global security, it is a shocking fact... that in some ways we are living through one of the worst decades in modern history. The 1970s were the decade with the most war onsets of all types. This was not an insolated spike, as 1960s and 1980s were also worse decades than average. And while the data for the 1990s are not complete, the 1990s will likely win the dubious distinction of being one of the two most war-prone decades [along with the 1970s] since the Congress of Vienna.
Juliet Kaarbo . -James Lee Ray Global Politics, Wadsworth publishing 10 edition (Febuary 2010)chap 5 International Confilct p.162,163]

اقبال کے پیرومرشد اکبرالہٰ آبادی کو اُمت بھول گئی

مغرب کی غنڈہ گردی دہشت گردی کی پوری تاریخ کو اکبر نے صرف ایک شعر میں سمو دیا ہے

یہی فرماتے رہے تیغ سے پھیلا اسلام　　　　یہ نہ ارشاد ہوا توپ سے کیا پھیلا ہے

اسی لیے علامہ اقبال اکبرالہٰ آبادی کو اپنے خطوط میں پیرومرشد کہہ کر مخاطب کرتے ہیں افسوس کہ اس امت نے اقبال کی تو قدر کی مگر ان کے پیرومرشد کو ایک مسخرہ شاعر سمجھ کر فراموش کر دیا حالانکہ وہ فقیہہ ماضی و مستقبل ہیں مغربی تہذیب کے عالم اسلام پر ممکنہ اثرات بارے میں اکبر نے جتنے دعوے کیے تھے وہ سب ثابت ہو چکے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ سو سال پہلے اکبر نے جو کچھ کیا تھا آج وہی کچھ لفظ بہ لفظ، حرف بہ حرف پورا ہو رہا ہے۔

بے غیرتی کا عقیدہ آزادی بھی اپنی زبردست غیرت رکھتا ہے

آزادی کے عقیدے کی غیرت نے کروڑوں انسان قتل کر ڈالے

بے چارے مولوی مشال اور جامعہ نعیمیہ کے واقعات پر شرمندہ ہیں

واضح رہے کہ بے غیرتی کا عقیدہ بھی اپنی غیرت رکھتا ہے لہٰذا آزادی کا عقیدہ رکھنے والے مغرب نے صرف پانچ سو سال میں کروڑوں انسانوں کو قتل کر دیا دنیا کی تاریخ میں جتنے بھی انسان عام جنگوں میں ہلاک ہوئے ان کا 96% ہلاک ہونے والے صرف گزشتہ پانچ سو سال میں مغرب کی جنگوں کے نتیجے میں ہلاک ہوئے ہیں یہ مغرب کے عقیدہ آزادی کی غیرت کا نتیجہ ہے۔ عالم اسلام میں توہین رسالت کے نام پر مسلمانوں نے دو چار دس لوگوں کو قتل کر دیا تو پوری دنیا میں ہنگامہ ہو گیا مشال کے قتل پر علماء تک شرمندہ ہو گئے لاہور کی جامعہ نعیمیہ میں تحریک لبیک یا رسول اللہ کے ایک عالم دین نے نواز شریف پر جوتا پھینک دیا تو یہ عظیم عوامی واقعہ بن گیا بہت سے علماء اور مذہبی جماعتیں اس واقعے پر اس قدر شرمندہ ہیں جیسے یہ جوتا انھوں نے خود پھینکا ہو اگر کسی نے جوتا پھینک دیا تو آخر کیا ہو گیا؟ مغرب پانچ سو سال سے قتل عام کر رہا ہے مگر کوئی مذہبی جماعت اس قتل عام کی تاریخ سے واقف ہی نہیں ورنہ وہ مردان اور لاہور کے واقعات پر کبھی اتنے شرمندہ اور رنجیدہ نہ ہوتے بے چارے مولوی نے صرف جوتا پھینکا ہے امن کے امام امریکہ کی طرح دس کروڑ سرخ ہندیوں کو قتل تو نہیں کیا۔ جوتا پھینکنے کا عمل کوئی انقلابی عمل نہیں یہ محض جذبات کا اظہار ہے یہ جذبہ بہت اہم ہے مگر شعور کے بغیر یہ جذبہ نظام زندگی میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کر سکتا نواز شریف اس نظام زندگی، نظام حاضر و موجود کا کارندہ اور غلام ہے، ہم صرف غلام پر جوتے پھینکتے ہیں اصل آقا محفوظ رہتا ہے جدیدیت کی قوت کے چار مراکز ہیں ان چاروں قوتوں میں گٹھ جوڑ ہے ہم صرف سیاست دانوں میں الجھے رہتے ہیں۔ نظام کی تبدیلی کے بغیر یہ اعمال نامکمل رہتے ہیں اور انقلاب پیدا نہیں کر سکتے۔

مغرب کی غیرت مندی دیکھیے کہ کروڑوں لوگوں کو قتل کرنے کے بعد بھی شرمندہ نہیں ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد امریکہ جس نے تاریخ انسانی میں سب سے زیادہ جرائم قتل دہشت گردی کی ہے جس نے دس کروڑ سرخ ہندیوں کو جان لاک کے فلسفے کے تحت صرف اس لیے قتل کیا کہ یہ بلاوجہ زمین پر قابض تھے اسے پیداواری، منافع بخش Productive نہیں بنا رہے تھے اس سے دولت حاصل کرنے پر تیار نہیں تھے لہٰذا ایسے جاہل لوگوں کو زمین سے بے دخل کرنا، زمین کو سرمایہ اگلنے کے قابل بنانا انسانیت ترقی کا تقاضہ ہے اور اس ترقی کی راہ میں حائل جاہل سرخ ہندیوں کو غلام بنانا یا قتل کرنا بھی تہذیب و ترقی کا تقاضہ تھا۔ لاک نے اس قتل کو آزادی، تہذیب، ترقی، سرمایے میں اضافے کے لیے الحق قرار دیا مگر کوئی جان لاک کو دہشت گرد نہیں کہتا کانٹ اور ہیگل نے سفید فام نسل پرستی کے فلسفے کے تحت کالوں اور غیر گوروں کے قتل عام کو جائز قرار دیا۔ کانٹ نے ایک کالے شخص کو دیکھا تو اسے حیرت ہوئی کہ یہ عام انسانوں یعنی گوروں کی طرح ہی حرکات انجام دے رہا تھا۔

امریکہ نے دنیا کے ہر ملک میں اندرونی، بیرونی، سازشی امدادی، سیاسی، مداخلت کی ہے اس کے باوجود اس کا سب سے بڑا فلسفی رچرڈ رارٹی نہایت

بے شرمی ڈھٹائی سے بلکہ نہایت غیرت مندی کے ساتھ کہتا ہے کہ یہ ٹھیک ہے کہ ہم نے جرائم کیے ہیں مگر ہم نے اپنے آپ کو معاف کر دیا ہے وہ کہتا ہے ہم کسی خدا کو جواب دہ نہیں دوسرے معنوں میں رارٹی کہہ رہا ہے کہ امریکہ خود خدا ہے خدا کیوں معافی مانگے؟ بندے خدا سے معافی مانگ سکتے ہیں خدا کسی سے کیسے معافی مانگ سکتا ہے؟ اس غیرت مند رارٹی کو حسین حقانی، وجاہت مسعود، یاسر پیرزادہ کچھ نہیں کہتے تمام گالیاں مولویوں کو دی جاتی ہیں آخر کیوں؟ علماء کم از کم رارٹی جیسی جرأت تو پیدا کریں۔

غیرت ایک روایتی اور فطری قدر ہے جس کی بنیاد مذہب کی پیدا کردہ حمیت، عصبیت اور روایت سے مل جاتی ہے اسی لیے غیرت کے نام پر قتل کو عموماً مذہبی قتل ہی سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ صرف مذہب ہی غیرت کے جذبات پیدا کر سکتا ہے آزادی کا عقیدہ رکھنے والے تو غیرت سے محروم ہی ہوتے ہیں۔ حالانکہ وہ معاشرے جہاں مذہب کمزور ہو گیا ہے یا خاتمے کے قریب ہے وہاں بھی فطری غیرت اپنا اظہار کر رہی ہے۔

آزادی کا مطلب ہے خیر کی بحث بے معنی ہے خیر کچھ نہیں ہوتا یہ ہر انسان کا ذہنی واہمہ وسوسہ خدشہ اور اندیشہ ہے اصل الخیر تو صرف آزادی ہے آزادی ہی بے غیرتی پیدا کرتی ہے اور آزادی کا عقیدہ ہی غیرت کے عقیدے کو رد عمل کی دعوت دیتا ہے اور غیرت بغیر کسی جھجک، تردد، تکلف کے اس دعوت کو فوراً قبول کر لیتی ہے۔

آزادی، ترقی، شہرت کے عقیدوں کے لیے جدید عورت عزت قربان کر سکتی ہے

آزادی ترقی اور اسلام دو تصورات خیر ایک ساتھ نہیں چل سکتے۔

امریکہ میں جاری Me Too مہم اس کا ثبوت ہے لاکھوں عورتوں نے اپنی ترقی، ارتقاء، تنخواہ کے لیے مردوں کی خواہش پر ان سے ناجائز تعلقات قائم کیے اور جب مرد کی سرپرستی میں ترقی کر لی شہرت کے آسمان پر چمکنے لگے تو سالوں کے بعد جنسی ظلم کا انکشاف شروع کر دیا۔ ہزاروں عورتیں جنسی دہشت گردی کے الزامات لگا کر لاکھوں ڈالر کما رہی ہیں سوال یہ ہے کہ عورتیں پہلے کیوں چپ رہیں انھیں بدنامی سے عزت یعنی آزادی یعنی سرمایہ Capital حاصل ہو رہا ہے بدنام ہو کر پیسے کمانا امریکی اور مغربی عورتوں کا مشغلہ بن چکا ہے۔ غیرت سے محرومی گوارا ہے ترقی سے محرومی گوارا نہیں۔

مسلمان عورت بھی اب مغرب کی عورت کی تقلید میں گھر سے نکل کر ترقی اور آزادی حاصل کر رہی ہے یا کرنا چاہتی ہے___ بنیادی سوال مغرب اور مشرق کی عورت سے اور خاص طور پر مذہبی مسلم عورت سے صرف یہ ہے کہ کیا___ عورت کے لیے تنخواہ، شہرت، ترقی، اہم ہے یا اس کی عزت عفت غیرت___ اہم ہے۔ دو تصورات خیر ایک ساتھ نہیں چل سکتے ہم چاہتے ہیں کہ دنیا کی زندگی مغرب کی طرح عالی شان ہو یعنی دنیا فرعون کی طرح عظیم ہو اور آخرت حضرت موسیٰ کی طرح عظیم ہو___ یہ ممکن ہی نہیں رسول اللہؐ نے فرمادیا جو آخرت کو فوقیت دے گا وہ لازماً اپنی دنیا کا نقصان کرے گا جو دنیا کو فوقیت دے گا وہ لازماً اپنی آخرت کا نقصان کرے گا مسلمان چاہتے ہیں کہ مغرب سے اس کی مادیت دنیا پرستی لے لیں اور روحانیت اسلام سے لے لیں دو متضاد تصورات خیر ایک ساتھ نہیں چل سکے کیا عالم اسلام فرعون کی دنیا، دولت، اور ساز و سامان پر مر مٹا ہے؟

اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ دو اقدار [Value] دو تصورات الحق الخیر [Two concepts of Good] کبھی ایک ساتھ نہیں چل سکتے ایک تصور خیر آخر کار دوسرے تصور خیر کو ختم کر دے گا یا اپنے اندر تحلیل کر لے گا۔ لبرل سوال اٹھا سکتے ہیں کہ کیا ہر مذہبی آدمی غیرت مند ہی ہوتا ہے؟___ اس کا جواب وہ تاریخ میں دیکھ لیں یا مشال خان واقعے میں

مغرب آزادی ترقی جمہوریت کے عقیدے کے مخالف کو برداشت کرنے کا قائل نہیں

جب اسے موقع ملتا ہے آزادی کے عقیدے کے دشمن کو قتل کر دیتا ہے

ہم تو کہتے ہیں کہ مذہب حقوق انسانی مذہب لبرل ازم مذہب سوشلزم کو ماننے والا بھی مذہبی ہوتا ہے غیرت مند ہوتا ہے اسی لیے تو اپنے تمام مخالفین کو قتل کر دیتا ہے حالانکہ اسلام اپنے تمام مخالفین کو ختم کرنے کا حکم نہیں دیتا۔ ان میں مراتب قائم کرتا ہے ان کے درجات متعین کرتا ہے___ اہل کتاب، مشرک، معاہد، غلام، ذمی، حربی، مرتد، حلیف، لیکن مغرب ایسی کسی تقسیم کا قائل نہیں وہ کہتا ہے کہ مغرب کے عقیدہ آزادی پر ایمان لاؤ ترقی کے عقیدے کو مانو اور جو ان عقیدوں کو نہیں مانے گا اسے قتل کر دیا جائے اور کروڑوں لوگوں کو وہ قتل کر چکا ہے یعنی زبانی دعویٰ نہیں ہے عمل بھی موجود ہے اور اس عمل پر وہ شرمندہ بھی نہیں ہے۔ وہ دنیا میں آزادی جمہوریت ترقی سرمایہ دارانہ نظام کے مخالف ہر معاشرے کو ختم کرنا چاہتا ہے مگر وہ ہر ایک سے لڑ نہیں سکتا وہ تاریخ انسانی کی بوڑھی ترین تہذیب ہے جہاں

جوان ختم ہورہے ہیں بوڑھوں کی تعداد بڑھ رہی ہے وہ کیوبا، لاطینی امریکہ، جنوبی کوریا، ایران، مشرق وسطیٰ سے لڑنے کے قابل نہیں ہے اس لیے اس نے اپنی پٹھو ریاستوں کے ذریعے مشرق وسطیٰ میں مسلمانوں کا قتل عام کرایا ہے تمام مسلم ممالک امریکہ یا روس کے حاشیہ بردار ہیں اور ان کے اشارے پر سب کچھ کررہے ہیں ہر مسلمان کا خون آبِ ارزاں ہوگیا ہے۔

خود کش حملہ آور دہشت گرد مگر حملے کی سائنس وٹیکنالوجی دہشت گرد نہیں ہے

دہشت گردی کے نام پر دنیا میں کیا ہورہا ہے دہشت گردی کی اصطلاح کی تعریف ابھی تک طے نہیں ہوسکی مگر دہشت گردی کے نام پر تاریخ کی سب سے بڑی دہشت گردی ہورہی ہے چھوٹے موٹے دہشت گردوں کو ختم کرنے کے لیے لاکھوں کروڑوں انسانوں کا قتل عام کیا جارہا ہے۔ سلامتی کونسل کے پانچ اراکین دنیا کا 80% اسلحہ تیار کرتے ہیں دنیا بھر میں چھوٹے دہشت گردوں کو خود اسلحہ بیچتے ہیں خود کش حملہ کرنے والا تو چھوٹا سا دہشت گرد ہے جو اپنی زندگی بھی قربان کردیتا ہے ___ مگر خود کش حملہ آور کو اسلحہ مہیا کرنے والی سائنس، ٹکنالوجی، کمپنی، کارپوریشن، ملک، سرمایہ دارانہ نظام، اسلحہ کے مغربی تاجر، سرمایہ میں مستقل مسلسل اضافے کا فلسفہ عقیدہ ___ دہشت گرد نہیں ہیں آخر کیوں؟

کوئی متجدد اور عالم مغرب سے یہ سوال نہیں پوچھتا۔ مغرب اسلحہ کی تمام فیکٹریاں بند کردے تلوار گھوڑے کے دور میں آجائے دہشت گردی خود ہی ختم ہوجائے گی تلوار گھوڑے اونٹ خچر کا نام آتے ہی بہت سے مذہبی لوگوں کی پیشانی پر بھی شکن آجاتی ہے کیا ہمیں پتھروں کے دور میں لوٹایا جارہا ہے انھیں معلوم ہی نہیں کہ گھوڑے اور اونٹ کی پیٹھ پر بیٹھنے والا ہمیشہ صحت مند رہتا تھا، تمام بیماریاں جدید طرز زندگی کا نتیجہ ہیں اور یہ طرز زندگی سب کو پسند ہے۔

مغربی عورت کے لیے آزادی ترقی اہم ہے عصمت عفت غیر اہم ہے

وہ اپنے عقیدے کے خاطر اپنی غیرت عزت کی قربانی دے رہی ہے

مغربی عورت ترقی چاہتی ہے اور اس کے لیے عزت عصمت قربان کرنا ضروری سمجھتی ہے ترقی کے لیے وہ سب قربان کررہی ہے Me Too مہم جسے نیویارک ٹائمز نے اپنے اداریے Post weinstein Era قرار دیا ہے کیونکہ اس عہد کا آغاز ہالی ووڈ کے مشہور فلم ساز Harvey Weinstein پر مشہور فلمی اداکاراؤں کی جانب سے جنسی طور پر ہراساں کرنے ___ کے الزامات سے شروع ہوا ہاروے نے ایک انٹرویو میں بے شرمی سے یہ کہا کہ میں نے کسی عورت کو مجبور نہیں کیا وہ خود اپنی مرضی سے آتی تھیں جس عورت نے میرے صوفے کو قبول کیا وہ راتوں رات شہرت کے ساتویں آسمان پر پہنچ گئی میں نے کوئی کام جبر سے نہیں کیا۔

ظاہر ہے ___ جدید عورت کے لیے تنخواہ، شہرت، ترقی، اظہار ذات اہم ہے عزت ثانوی چیز ہے پہلے ترقی حاصل کرلو پھر عزت کی بات کرکے بھی پیسے کمالو۔ یہی لبرل ازم ہے۔

Me Too مہم میں امریکہ یوروپ کی ہر عورت شریک ہوگئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ معاملہ صرف ترقی نوکری سے بھی آگے چلا گیا ہے۔

ایک اہم سوال یہ بھی ہے ___ کہ امریکہ ایک آزاد ملک ہے اور وروپ امریکہ سے زیادہ آزاد ___ جہاں سب کچھ کرنے کہنے بکنے کی آزادی ہے اس ملک کی عورت شرم وحیاء کے بارے میں اپنے اوپر گزرنے والی داستاں کہنے میں وقت کیوں لگاتی ہے؟ کیا کچھ عورتوں کو واقعی شرم آتی ہے حیاء باقی ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ حیاء عورت کی فطرت ہے بے حیاء عورتیں بھی حیاء کے مارے داستان غم و درد نہیں سناتیں یا سنانے میں وقت لگاتی ہیں لبرل حضرات ہی لبرل عورتوں کے امور کے ماہر ہیں وہ رہنمائی فرمائیں۔

اسی لیے ہم بار بار کہتے ہیں جب بھی آزادی اور ترقی کو عقیدے کے طور پر قبول کیا جائے گا تو کوئی مذہبی قدر روایت اخلاقیات باقی نہیں رہے گا دو تصورات خیر ایک ساتھ نہیں چل سکے

عدالت فرد کی آزادی کا تحفظ کرتی ہے اقدار روایات شریعت کا تحفظ نہیں کرتی

تمام سیکولر لبرل غیرت کے نام پر ہونے والے ہر قتل کو اسلام مولوی مسجد مدرسے سے جوڑ دیتے ہیں اور ہمارے بعض علماء نہایت شرمندگی، خجالت معذرت خواہی کے عالم میں میڈیا اینکر پرسن کو بتاتے رہتے ہیں کہ اسلام نے ایسے کسی قتل کی اجازت نہیں دی دوسرے معنوں میں اسلام عورت کو آزادی کے ساتھ بے غیرتی بے شرمی کی ___ ذلیل، خبیث، نفرت انگیز ___ گناہ گار زندگی گزارنے کی اجازت دیتا ہے مرد اس آزادی میں مداخلت کرکے اسلامی شریعت کی خلاف ورزی کررہا ہے البتہ مرنے والی عورت عین شریعت کے مطابق زندگی بسر کررہی تھی۔ عورت کے تمام کام شرعی تھے صرف قاتل کا عمل غیر شرعی تھا۔

سپریم کورٹ بھی فوراً غیرت کے ہاتھوں مرنے والی عورت کا سوموٹو نوٹس لے لیتی ہے مگر اس عورت کی زندگی ___ گناہ گار زندگی ___ فحش زندگی کا کوئی نوٹس نہیں لیتی وہ عورت اپنے خاندان، قبیلے، برادری کو ذلیل کر کے ماں باپ کے پیسے زیورات چوری کر کے ان کی عزت لوٹ کر اسلامی اقدار تباہ کر کے، شریعت پامال کر کے ایک اجنبی لڑکے کے ساتھ بھاگ جاتی ہے عدالت اس پر لڑکے اور لڑکی کو کچھ نہیں کہتی اس کا حکم صرف ماں باپ کے لیے ہے کہ کیوں کہ جدید عدالت صرف فرد کی آزادی کا تحفظ کرتی ہے وہ مذہب، اقدار، روایات، تہذیب، اخلاقیات، شریعت، قرآن وسنت کی حفاظت اس کا کام ہی نہیں ہے وہ اسے العلم ہی نہیں سمجھتی وہ تو صرف فرد کی آزادی کی راہ میں حائل تمام مذہبی، اخلاقی، تاریخی، شرعی رکاوٹوں کو دور کرنے کا کام کرتی ہے اور یہی کام کرتی رہے گی۔ تمام دنیا کی عدالتیں جو Human Rights کے عقیدے کے تحت کام کرتی ہیں ان کا یہی مقصد ہے۔

جدید ریاست عدالت صرف اور صرف فرد کی آزادی کا تحفظ کرتی ہے

جدید عدالت کسی دینی روایتی اجتماعیت کا تحفظ نہیں کرتی

دینی حلقے اور اکثر علماء نہیں جانتے کہ عصر حاضر کی جدید ریاست کی جدید ___ عدالت منشور انسانی حقوق کے تحت کام کرتی ہے جس میں صرف اور صرف فرد کی آزادی کو تحفظ دیا گیا ہے کسی اجتماعیت کی آزادی کو تحفظ نہیں دیا گیا لہٰذا جب بھی کوئی فرد اپنی آزادی کے لیے اپنی اجتماعیت، ماں باپ، خاندان، قبیلے، مذہب، نسل، برادری، شریعت کے خلاف کھڑا ہوگا حکومت ریاست عدالت صرف اس فرد کے ساتھ اس کے غلط عقیدے، نظریے کے ساتھ کھڑی ہوگی اس کے ہر غلط عقیدے، عمل کی حمایت کرے گی کیونکہ فرد کی آزادی کو تحفظ دیا گیا ہے مذہب کے احکامات کو ہیومن رائٹس کے منشور میں تحفظ نہیں دیا گیا نہ قانون میں۔

NGO's عالمی میڈیا یا پاکستانی میڈیا بھی مرد کے ہاتھوں کسی بھی عورت کے قتل کو عالمی نوعیت کا واقعہ ثابت کرتا ہے لیکن اگر کوئی عورت غیرت سے مغلوب ہو کر عورت کو قتل کر دے یا کوئی عورت غیرت سے مغلوب ہو کر کسی مرد کو قتل کر دے تو اس پر میڈیا کچھ نہیں کہتا۔ NGO چپ رہتی ہے عدالت بھی حرکت میں نہیں آتی ___ یعنی اعتراض کے قابل صرف مرد کی غیرت ہے ___ عورت کی غیرت قابل اعتراض نہیں ___ ظاہر ہے تحریک نسواں [Feminism] نے غصے، نفرت، انتقام اور ردعمل کی جو نفسیات مرد کے خلاف پیدا کی ہے اس کا تقاضہ ی ہے کہ عورت کے جرم کو نمایاں نہ کیا جائے اصل مجرم تو مرد ہے مرد ہی نشانے پر رہے ورنہ غیرت ایک فطری، خلقی، باطنی، روحانی، عالمی، آفاقی قدر [Universal Value] تسلیم کر لی جائے گی۔

الہٰ آباد ہائیکورٹ میں دریائے گنگا کے حقوق کے تحفظ کے لیے آئینی درخواست دائر کی گئی تو عدالت نے دریا کے حقوق کے تحفظ کے لیے اسے انسان قرار دیا اور آئینی درخواست کا مدعی کے حق میں فیصلہ کر دیا گیا کیوں کہ انسانی حقوق کے منشور میں صرف انسانوں کے لیے حقوق ہیں جانوروں پرندوں اللہ کی دیگر مخلوقات کے لیے کوئی حقوق نہیں ہیں۔ یہ منشور انسانوں کے حقوق کا بھی تحفظ نہیں کرتا کیونکہ مغرب میں عورت کو حرامی یا حلالی بچے کا اسقاط کرانے کی مکمل آزادی ہے۔ کیا بچہ انسان نہیں ہے مغرب اسے انسان تسلیم نہیں کرتا کیوں کہ بچہ حالت شعور میں نہیں ہے حقوق اس انسان کے ہوتے ہیں جو شعور رکھتا ہو جو فیصلے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ منشور انسانی حقوق اس قدر ظالم منشور ہے۔

لبرل نقیب اللہ محسود کے قتل پر میڈیا کو راؤ انوار مجرم نظر آیا

راؤ انوار کے ہاتھوں نقیب اللہ محسود کے قتل پر لبرل میڈیا نے جو ہنگامہ برپا کیا اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ نقیب اللہ ایک لبرل تھا اور آرٹسٹ بننا چاہتا تھا لہٰذا انھوں نے نقیب کے قتل کو آزادی کا قتل قرار دیا۔ حالانکہ اس سے پہلے راؤ انوار نے کئی لوگوں کو قتل کیا لیکن وہ سب قتل جائز تھے۔ کیونکہ وہ مذہبی دہشت گردی کے خاتمے کے لیے تعقل مذہبی رکھنے والوں کے ہو رہے تھے وہ قتل صحیح تھے یا غلط تھے۔ میڈیا کو اس سے تعلق نہیں تھا کیونکہ لبرل میڈیا ہر مذہبی شخص کے قتل کو جائز سمجھتا ہے۔ یہی میڈیا جو کل تک راؤ انوار کو ہیرو کے طور پر پیش کر رہا تھا اچانک اسی میڈیا نے راؤ انوار کو پاکستان میں سب سے بڑا قاتل اور دہشت گرد ثابت کرنا شروع کر دیا ___ لوگ پہلے بھی میڈیا پر ایمان لے آئے تھے اور اب بھی اس آزاد میڈیا پر ایمان لے آئے ہیں۔ یہ وہی میڈیا ہے جس نے چوہدری اسلم کو بھی ایک زمانے میں ہیرو کے طور پر پیش کیا پاکستان میں بس یہی دو پولیس افسران دہشت گردوں کے دشمن تھے باقی کسی پولیس افسر کو دہشت گرد نہیں ملتے تھے۔ یہ دو افسران دہشت گردوں کو ٹھکانے لگاتے رہے آخر میں خود بھی ٹھکانے لگ گئے جس طرح ایم کیو ایم کے خلاف نصیر اللہ بابر کے فوجی آپریشن کے بعد تمام پولیس افسر ٹھکانے لگے۔ میڈیا اس طرح اپنی سمت تبدیل کر کے ہمیشہ سچ کا بیوپار کرتا ہے اور لوگ اسے سچ کا علمبردار سمجھتے ہیں۔ جس میڈیا کی بنیاد لامحدود منافع پر رکھی گئی ہو اس کا اخلاقیات سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟ لبرل ازم اور لبرل اشرافیہ کا خیر بھی صرف لبرل کے لیے ہے انھیں دہشت گردی اس وقت نظر آتی ہے جب اس کا نشانہ کوئی لبرل ہو یہی لبرل ازم ہے۔ لبرل ازم کا سب سے بڑا فلسفی جان رالس لکھتا ہے کہ جو عقیدے آزادی کے عقیدے کو مسترد کرتے ہیں ان کے ماننے والوں سے جنگوں اور جراثیم کی طرح نمٹا جائے تا کہ وہ ہمارے

نظام زندگی کا خاتمہ نہ کر دیں۔

That there are doctrines that rejects one or more democratic freedom is itself a permanent fact of life, or seems so. This gives us the practical task of containing them__like war and disease __ so that they do not overturn political justice [John Rawls, Political Liberalism, New York : Columbia University Press, 2005, p.64]

جان رالس کا شارح ڈربن تو لکھتا ہے کہ جو دستوری جمہوریت، لبرل جمہوریت کو نہیں مانتا اسے کوئی دلیل دینے کی ضرورت نہیں اس سے گفتگو کی ضرورت نہیں ایسے ہٹلر کا جواب صرف یہ ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے۔ وہ لکھتا ہے کہ ہمیں لبرل آئینی جمہوری روایت کے لیے دلیل دینے کی ضرورت نہیں یہ عقیدہ دلیل سے ماوراء ہے اس پر تو ایمان ہی لانا ہوگا یہ بدیہی حقیقت ہے کسی دلیل کی محتاج نہیں یہ take for granted ہے کوئی احمق ہی ہوگا جو لبرل آئینی جمہوریت میں رہنا پسند نہ کرے یہ ایک عقیدہ ہے آئیڈیل ہے سچائی ہے لہٰذا اس کے لیے کسی دلیل دینے کی ضرورت نہیں جو اس نظام آزادی دستوریت جمہوریت کا مخالف ہے اسی کے بارے میں رالس یہی کہتا ہے کہ اسے گولی مار دو

What Rawls is saying is that there is in a constitutional liberal democracy a tradition of thought which it is our job to explore and see whether it can be made coherent and consistent... We are not arguing for such a society. We take forgranted that today only a fool would not want tolive in such a soceiety... If one cannot see the benefits of living in a liberal constitutional democracy, if one does not see the virtue of that .ideal, then I do not know how to convince him. Tobe perfectly blunt,sometimes I am asked,when I goaround speaking for Rawls, What do you say to an Adolf Hitler? the answer is [nothing]. You shoot him. You do not try to reason with him. Reason hasno bearing on this question. So I do not want to discuss it (Burton Derben "On Rawls & Political Liberalism'' *in the cambridge companion to Rawls* [ed.S.R.,Freeman] UK: Cambridge University Press USA 2003 Page 328-329)

لبرل ازم اس قدر دہشت گرد ہے اور ہمارے بعض علماء مشال کے قاتلوں اور جوتا پھینکنے والے عالم کو دہشت گرد قرار دے رہے ہیں کاش وہ کبھی مغرب اور لبرل ازم کی درندگی کی تاریخ پڑھ لیں۔ جان رالس صرف عسکری دہشت گردی کا حامی نہیں وہ علمی دہشت گردی کا بھی حامی ہے اس کا موقف پڑھ لیجیے۔

This is because the purpose of the criminal law is to uphold basic natural duties those which forbid us to injure other persons in their life and limb or to deprive them of their liberty and property and punishments are to serve this end.

In a well ordered society there would be no need for the penal law except law except insofar as the assurance problem made it necessary.

Since each person is free to plan his life as he pleases (so long as his intentions are consistent with the principles of justice) unanimity concerning the standards of rationality is not required. [John Rawls: Chapter The Right and the Good Contrasted, in Theory of Justice, Cambridge, Mass: The Belknap Press of Harvard University Press, 1971. p.221]

مغرب کا دعویٰ ہے کہ ٹکنالوجی کے پیدا کردہ انقلاب کی مزاحمت ممکن ہی نہیں تمام معاشرے صنعتی ترقی کے مغربی عظیم نظام کو شرافت کے ساتھ قبول کر لیں یہ کام وہ رضا کارانہ طور پر قبول کریں اور صنعتی طرز زندگی کے ساتھ صنعتی دور کی اخلاقیات اقدار بھی قبول کر لیں اس دور نے انسان کو جو آسائشیں سہولیات دیں وہ کبھی سوچی نہ جا سکتی تھی ہم تاریخ کے سنہری دور میں رہ رہے ہیں معاشی تبدیلیوں کے اس عمل میں تہذیب و ثقافت بھی بدل جاتی ہے مگر اس کا صلہ کتنا قیمتی ہے لہٰذا ہمیں یہ ثقافتی تبدیلیاں برداشت کرنی چاہئیں۔

Since the technological revolution is itself irresistible

The only remaining alternative is that of intelligent, voluntary acceptance of the industrial way of life and values that go with it.

We need make no apology for recommending such a course. Industrial society is the most successful way of life mankind has ever known. Not only do our people eat better, sleep better, live in more oomfortable dwellings get around more in far greater comfort and ... live longer than man have ever done before. In addition to listening to radio and wtching television, they read more books see more pictures and hear more muscic than any previous generation or any other people ever has. At the height of the technological revolution we are now living in a golden age of scientific enlightenment and artistic achievement.

For all who achieve economic development profound cultural change is

inevitable..[C.E.Ayers, *The Theory of Economic Progress: A Study of the Fundamentals of Economic Development and Cultural Change,* New York: Schocken Books, 1962, pp. xxiv-xxv.]

امریکہ کا سب سے بڑا فلسفی رچرڈ رارٹی کہتا ہے کہ

امریکہ دنیا کا واحد ملک ہے جو خدا کی خوشنودی کے حصول کا مدعی نہیں ہم صرف اپنے آپ کو خوش کرنا چاہتے ہیں ہم اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ ہم نے جو بھی جرائم کیے ہیں ان جرائم کے ارتکاب کے باوجود ہم نے اپنے آپ کو خود کو معاف کر دیا ہے۔ یہ لبرل ازم کے جدید انسان (Modern Man)، جدید نفس (Modern Self) کی عالمگیر خدائی کا اعلان ہے۔ رارٹی کے اصل الفاظ پڑھیے:

"America is the only country which seeks not to please God but to please ourselves". "we have the right to forgive ourselves the crimes we committed"(R. Rorty Achieving our Country 1998 p73)

رارٹی نے دنیا میں امریکی دہشت گردی کی کوئی عقلی دلیل نہیں دی جبکہ ماڈرن ازم عقلیت کا علمبردار ہے۔

رارٹی عالم اسلام سے مکالمہ نہیں چاہتا وہ کہتا ہے ان سے کسی مکالمے کی ضرورت نہیں ___ Richard Rorty اور Gianni Vatimo کا مکالمہ پڑھ لیجیے جس میں رارٹی صاف صاف کہتا ہے

The educated middle class of Islamic Countries will bring about an Islamic Enlightenment, but this will not have any thing much to do with a dialogue with Islam.

مغربی اقوام کے ہاتھوں دنیا بھر میں بدترین دہشت گردی کے ہولناک اعداد و شمار پڑھیے:

It has been suggested that since 3600 B.C., there have been only 292 years without war, and each decade since 1816 has averaged twenty-two wars.It is estimated that more than 150 million people have died from war-related deaths since 3000 B.C.

"Each of the centuries prior to the sixteenth accounted for less than 1 percent of all war deaths. In fact all of them added together accounted for little more than 4 percent of these deaths, while almost 96 percent of war deaths were estimated to occur in the modern period of history, 1500-2000."Seventy-three percent of all war-related deaths since 3000 B.C. have occurred in the twentieth century A.D." Civilian deaths have been a large part of the increase in war deaths. According to UN Secretary General Kofi Annan, "UN sources estimate that at least three-quarters of the casualties of recent conflicts have been civilians, though the precise numbers are not known. " Over half of the civilians, though war victims of the past decade have been children, including two million dead and six million physically disabled since 1990.

Most of the war throughout history have occurred in the past two centuries. perhaps more disturbing.

from the point of global security, it is a shocking fact... that in some ways we are living through one of the worst decades in modern history. The 1970s were the decade with the most war onsets of all types. This was not an insolated spike, as 1960s and 1980s were also worse decades than average. And while the data for the 1990s are not complete, the 1990s will likely win the dubious distinction of being one of the two most war-prone decades [along with the 1970s] since the Congress of Vienna.

Juliet Kaarbo . -James Lee Ray Global Politics, Wadsworth publishing 10 edition (Febuary 2010)chap 5 International Confilct p.162,163]

مرد ہی نہیں ایک کم زور ترین عورت بھی غیرت مند ہوتی ہے

بے غیرتی کے کام کرنے والی رنڈی کی غیرت بھی بالکل نہیں مر جاتی

۹ مارچ ۲۰۱۸ء کو لاہور میں ایک عورت نے غیرت کے جذبے سے مغلوب ہو کر ایک صنعت کار کو چھریوں کے وار سے قتل کر دیا ___ یہ عورت ایک رقاصہ تھی ایک نجی تقریب میں مدعو تھی جہاں میزبان رقص کے دوران اس سے چھیڑ چھاڑ کر رہا تھا ___ جو معاہدے کا حصہ نہیں تھا ___ عورت صرف رقص کا گناہ دکھانے آئی تھی اس سے بڑے ___ گناہ کے کام کرنے نہیں آئی تھی اس کی بھی حدود طے تھیں لہٰذا اس نے غصے میں مرد کو قتل کر دیا خبر پڑھیے

فیکٹری مالک نے مجرے میں مدعو کر کے رقاصہ سے چھیڑ چھاڑ کی جس پر مشتعل ہو کر رقاصہ نے سید مختار کو چھریوں کے وار سے قتل کر دیا رقاصہ کا اعتراف مقتول کے

بھائی نے بتایا کہ جب میں اور دیگر دوست بھائی کے گھر پہنچے تو ایک عورت نیم برہنہ حالت میں گھر سے باہر نکل رہی تھی میرا بھائی خون میں لت پت پڑا تھا رقاصہ نے گرفتاری پر بتایا کہ اسے چھیڑا گیا تھا لہذا اس نے چھریوں کے وار سے قتل کر دیا [جنگ ۱۰ مارچ ۲۰۱۸ء]

رقاصہ کے غیرتی قتل سے تمام لبرل جان گئے ہوں گے کہ غیرت کیا چیز ہے؟

رقاصہ کے ہاتھوں یہ خبر پڑھ کر تمام لبرل سیکولر جان گئے ہوں گے کہ:

(۱) مرد ہی نہیں عورت بھی غیرت مند ہوتی ہے۔ (۲) بے غیرتی کے کام کرنے والی رنڈی کی غیرت بھی بالکل نہیں مرجاتی۔ (۳) غیرت جب شباب پر آتی ہے تو عورت بھی علامہ اقبال کی آرزو کا جواب دینے کے لیے مرد کی طرح جواں مرد بن جاتی ہے اور اپنی عزت و آبرو سے چھیڑ چھاڑ کرنے والے مرد کی جان بھی لے لیتی ہے چھری کے وار سے ایک مرد کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے اور مرد اپنا دفاع بھی نہیں کر سکتا بھاگ بھی نہیں سکتا بس کشتۂ تیغ اصیل بن جاتا ہے۔

علامہ اقبال نے تیمور کے خاندان کی بے غیرت بیٹیوں سے اسی خواہش کا اظہار کیا تھا کہ وہ غیرت مند بنیں اور ___ خنجر دشمن سے روہیلہ کا کام تمام کر دیں اور آخر میں کہا تھا

ع حمیت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے

علامہ اقبال آج زندہ ہوتے تو کہہ سکتے تھے کہ مسلمان عورت کی ___ حمیت جو رخصت ہوئی تھی لوٹ گئی ہے

اسلامی علمیت میں غیرت کے قتل پر مجرم کو معاف کیا جاسکتا ہے

کراچی کی لڑکی اور اس کے شوہر کو قاضی عدالت رہا کر دیتی

اسلامی علمیت میں عشق اور غیرت سے مغلوب اور مجبور ہو کر قتل کرنے والے کو عام طور پر سزا نہیں دی جاتی مختار ثقفی اس کی ایک نمایاں مثال ہے۔ مختار ثقفی کے اقدامات کو کسی نے Mobviolence نہیں کہا آخر کیوں؟

جنوری ۲۰۱۸ء میں کراچی میں ایک بہن اور بہنوئی نے مل کر اپنی بہن اور سالی کو قتل کر دیا تھا جو بہن کو اپنے دوستوں کے ساتھ زنا کاری میں ملوث کرنے پر مجبور کر رہی تھی پولیس نے دونوں کو گرفتار کر لیا حالانکہ قاضی عدالت ہوتی تو دونوں کو رہا کر دیتی کیوں کہ بہن نے اپنی عزت و غیرت کا تحفظ کیا۔ ریاست میں کوئی ایسا ادارہ موجود نہیں جو بہن کی عزت کا تحفظ کر سکتا لہٰذا اس نے خود اقدام کیا جس عورت نے زنا کاری بدکاری سے بچنے کے لیے اپنا دفاع کیا اور بدکار کو قتل کیا اس کو جدید ریاست نے مجرم قرار دے کر بند کر دیا۔ جدید قانون یہی ہے وہ غیرت اور اخلاق کی قدر سے محروم ہے وہ لا اخلاقی ہے جبکہ تمام روایتی، دینی، الہامی تہذیبوں میں قانون اور اخلاق کی دوئی [Dichotomy] نہیں ہوتی تھی وہ دو جان ایک قالب ہوتے تھے۔ جدید قانون کسی اخلاق شریعت مذہب کو تسلیم نہیں کرتا اخلاق فرد کا نجی دائرہ ہے قانون اور ریاست کے دائرے سے باہر ہے۔

اسلامی علمیت کی روایت غیرت عشق اور جنون کی روایت

مذہب وہ واحد قوت ہے جو لوگوں میں اخلاق، تہذیب، ادب، روحانیت اور غیرت پیدا کرتی ہے۔ غیرت اور ایمان کی چنگاری کبھی بھی شعلہ بن جاتی ہے اسی لیے غامدی صاحب بار بار کہتے ہیں کہ اسلامی علمیت کی مسلمہ روایت عشق کی روایت ہے اہل السنّت والجماعت کا تعلق اسلام سے عشق کا تعلق ہے اس تعلق کو عشقیہ نہیں صرف علمی و تحقیقی ہونا چاہیے کیوں کہ عشق کب جنون بن جائے پتہ نہیں ___ اس امت کا وجود اس کے عشق سے باقی ہے جو کبھی کبھی جنون بن جاتا ہے امت اسی عشق کی بدولت ققنس کی طرح بار بار اپنی خاکستر سے زندہ ہو جاتی ہے اس کی بجھی ہوئی راکھ پر پانی کے چند قطرے پڑتے ہیں تو اس راکھ سے ایمان والوں کا لشکر نکل آتا ہے

ع عقل تمام بولہب عشق تمام مصطفیٰؐ

ع خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی

اس امت نے تاریخ کے ہر موڑ پر دین سے ___ اپنے عشق کا بار بار اظہار کیا ہے۔

غامدی صاحب دینی روایت اور علمیت کو عمل کی دنیا سے منقطع کر کے صرف نظری، فکری، تنقیدی، تحقیقی، علمی روایت کے طور پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ دین کو بس سائنسی فلسفیانہ علم کی طرح علم سمجھتے ہیں ان کا قول ہے کہ علم کے سفر میں منزل نہیں ہوتی صرف پڑاؤ ہوتے ہیں متجد دین اسی لیے بس ہر منزل پر پڑاؤ ڈالتے رہتے ہیں اور دین کی شکل ہر عہد میں بدلتے رہتے ہیں۔ ان کا حال وہی ہے جو پاکستان کی ایک سیاسی تنظیم کا ہے ___ ع ہم کو منزل نہیں رہنما چاہیے

لیکن متجددین کے علم کی منزل کوئی نہیں بس رہنما ہی رہنما ہیں یہ بے سمت مسافر کا سفر ہے ایک ایسے مسافر کا سفر جو صحراء میں جا رہا ہے اور سراب کو پانی سمجھ رہا ہے ایسے مسافر کا انجام سب کو معلوم ہے۔

لبرل اور NGO's عورت کو مرد کے خلاف کھڑا کرنے کی کوشش کر رہی ہیں

خاندان قبیلہ برادری ٹوٹے بغیر لبرل ازم کا عقیدہ آزادی وانفرادیت پسندی عام نہیں ہوسکتا

بنیادی سوال یہ ہے کہ تمام لبرل تنظیمیں NGO's، میڈیا، چیف جسٹس سپریم کورٹ ___ لاہور میں عورت کے ہاتھوں غیرت کے نام پر مرد کے سرعام قتل پر خاموش کیوں ہیں؟

اس سے پہلے لاہور میں ۲۰۱۶ء میں ایک ماں نے اپنی بیٹی کو گھر بلا کر اپنے ہاتھوں سے خود قتل کیا جو پسند کی شادی کے لیے گھر والوں کی شہرت، وقار، مان، عزت، نام، ناک کاٹ کر بھاگ گئی تھی ___ اس کا قتل بھی میڈیا اور NGO کا موضوع نہیں بنا ___ صرف اس لیے کہ میڈیا Feminist ڈسکورس کی وکالت کر رہا ہے وہ تمام روایتی اسلامی معاشروں میں صرف اور صرف صنفی تفریق، صنفی امتیازات Gender Dicrimination کا مسئلہ اٹھا کر عورتوں کو مردوں کے خلاف کھڑا کر کے مساوات اور آزادی کا جھانسہ دے کر عورت کو خاندان قبیلے کی اجتماعیت سے الگ کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ اسلامی روایتی معاشروں کی تمام تاریخی، مذہبی، لسانی، ثقافتی، نسلی، خاندانی، قبیلے اور گروہی اجتماعیتیں ختم ہوجائیں کیوں کہ ان اجتماعیتوں کی موجودگی میں ہیومن رائٹس ڈسکورس کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔ معاشرہ جب تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہو ہر شخص تنہا نہ ہو آزادی اور گناہ کے عقیدے عام نہیں ہو سکتے۔

تمام NGO's میڈیا، ڈرامے، لبرل ادیب کالم نگار عورت کو اکسا رہے ہیں کہ وہ مرد کے خلاف کھڑی ہو جائے بغاوت کر دے تاکہ خاندانی نظام کی جڑیں ہلا دی جائیں اس کے بغیر آزادی کا عقیدہ اور گناہ گار زندگی عام نہیں ہو سکتے۔

انفرادیت پرستی کے فروغ کے بغیر منشور انسانی حقوق کا اطلاق نہیں ہوسکتا

عورتیں گھروں سے باہر نکل جائیں تو قومی ترقی میں اضافہ ہوگا

سیکولر عدالت ان روایتی، تاریخی، قبائلی اجتماعیتوں کے جھگڑوں کا فیصلہ نہیں کر سکتی کیوں کہ تمام قوانین صرف اور صرف فرد Individual کی بنیاد پر بنتے ہیں اور اجتماعیتوں کے جھگڑوں میں فرد ملوث نہیں ہوتا پوری اجتماعیت ملوث ہوتی ہے لہٰذا پوری اجتماعیت کے خلاف نہ FIR کٹ سکتی ہے نہ عدالت پولیس کوئی کارروائی کر سکتی ہے نہ انسانی حقوق کے منشور کے تحت کوئی پیش رفت ممکن ہے۔ لہٰذا جرگہ سسٹم ہی کام کرتا ہے ___ جس کے نتیجے میں جدید عدالت اور جدید ریاست، معاشرت سے بے دخل ہو جاتے ہیں لہٰذا صنفی تفریق کا ہوا کھڑا کر کے عورت کو مرد کا دشمن بنا کر ریاست کو عورت کا سرپرست ثابت کر کے جدید ریاست اجتماعیت توڑتی اور انفرادیت پسندی کے فلسفے کو عام کرتی ہے تاکہ اس کی قوت میں اضافہ ہو اور مارکیٹ کو سستے مزدور ہاتھ آئیں پاکستان میں 80% عورتیں گھروں میں رہتی ہیں اگر یہ عورتیں مارکیٹ میں آ جائیں تو سرمایہ دار کو سستے مزدور ملیں گے کیوں کہ مرد پہلے ہی بے روزگار ہیں جدید ریاست ان کو روزگار فراہم کرنے سے قاصر ہے جب عورتیں بھی کارکن بن کر آئیں گی تو سستے مزدور بہت زیادہ ہوں گے۔ اور انفرادیت پسند انسان جو اجتماعیت سے الگ ہوں گے ان پر ریاست اور قانون کی گرفت بھی بہت مضبوط ہوگی۔

پاکستان میں 25% عورتیں گھر سے باہر نکلیں تو GDP میں 139 بلین ڈالر سالانہ کا اضافہ ہوگا

عورت اپنا پردہ دس فی صد کم کر دے تو کاسمیٹک کی مصنوعات میں 35% اضافہ ہوگا

آزادی کے عقیدے کا مطلب ترقی مارکیٹ اور سرمایہ میں مسلسل و مستقل اضافہ ہے

۱۶ سال میں امریکی امداد 33 بلین ڈالر اور CEPEC کے تحت ملنے والے قرضے 60 بلین ڈالر ہیں

عورت اگر گھر میں بیٹھی رہے گھر کو دیکھتی رہے۔ تو ملکی ترقی یعنی سرمایے کی بڑھوتری نہیں ہوسکتی نہ گھر والوں کا معیار زندگی بلند ہوسکتا ہے ILO ___ نے بتایا ہے کہ اگر صرف ۲۵ فی صد پاکستانی عورتیں کام کاج کے لیے گھروں سے باہر نکل جائیں تو پاکستان کے GDP میں نو فیصد اضافہ ہوگا اور اس سے 139 بلین ڈالرز کی آمدنی ہوگی۔ تحقیق کے مطابق امریکہ نے گزشتہ ۱۶ برسوں میں پاکستان کو 33 بلین ڈالر کی امداد دی ہے جبکہ پاکستان 25% عورتوں کو گھر سے نکال کر 139 بلین ڈالر سالانہ کما سکتا ہے۔ یہ رقم امریکی امداد سی پیک کے چینی قرضہ جات اور سی پیک میں ہونے والی چینی سرمایہ کاری سے زیادہ ہے پس ثابت ہوا

کہ عورت کو گھر سے نکالنا کتنا بہترین پیداواری عمل [Productive Act] ہے۔ لہٰذا قرضہ لینے سے بہتر ہے کہ پاکستان عورتوں کو گھر سے باہر نکالا جائے۔ کمتر برائی کے فلسفے کے تحت غامدی صاحب اور بعض علماء بھی اس برائی کو قبول کرلیں گے۔

ILO study indicates that if Pakistan merely reduces the gender gap in female participation by 25%, its GDP can increase by 9%, an increase of $139 billion. It is much more than the US aid in the last 16 years ($33 billion) and CPEC loans and investment (of more than $60 billion).[Express Tribune, 10-3-2018]

اگر سو فی صد عورتیں کام پر نکل جائیں تو پاکستان کا GDP اور آمدنی اس فلسفے کے تحت کتنا ہوگا اندازہ کر لیجیے 139x4=756 بلین ڈالر لیکن اس کے نتیجے میں خاندانی نظام کا کیا ہوگا؟ بچوں کو کون سنبھالے گا بوڑھوں کو کون دیکھے گا بچوں کی تربیت کون کرے گا؟___ سو فی صد عورتیں کام کے لیے نکلیں گی تو لاکھوں ڈے کیئر سینٹر، اولڈ ہوم بنیں گے جس سے روزگار بڑھے گا ترقی ہوگی مگر تہذیب، اخلاقیات، روایات، اقدار، نسل کا کیا ہوگا؟ یہ جدید ریاست اور جدید انسان کا مسئلہ ہی نہیں ہے۔

ایک عالمی ادارے کی تحقیق کے مطابق ایشیا کا خطہ جو دنیا کے غریب خطوں میں سے ہے اگر وہ اپنی عورتوں کو گھروں سے باہر نکال کر مارکیٹ میں بھیج دے تو اس کی سالانہ آمدنی میں 89 بلین ڈالر کا اضافہ ہوجائے گا۔

Asia loosing 89 billion Dollar a year by failing recognized women enconomic worth [Dawn/Washington Post 7-10-2013]

اگر برقع پہنانے سے مارکیٹ اور سرمایہ میں اضافہ ہو تو مغرب جبراً برقع پہنا دے گا

آزادی کے عقیدے کا مطلب مارکیٹ ترقی اور سرمایہ میں مسلسل و مستقل اضافہ ہے

پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈیولپمنٹ اکنامکس کی ایک تحقیق کے مطابق اگر پاکستانی عورت جو حجاب و نقاب میں رہتی ہے صرف اپنے حجاب نقاب کو دس فی صد کم کردے تو اس کمی سے کاسمیٹک کی صنعت کی ترقی میں 35% اضافہ ہوگا مغرب پردے کے خلاف اس لیے نہیں ہے کہ اس سے کفر کو خطرہ ہے بلکہ اس سے سرمایہ دارانہ مارکیٹ کارپوریشن کا کاروبار کم ہوتا ہے اگر برقع اوڑھنے سے اس کے کاروبار اور مارکیٹ حجم میں اضافہ ہو تو مغرب عورتوں کو کیا مردوں کو بھی زبردستی برقع پہنا دے گا سعودی عرب نے عورتوں کو کار ڈرائیونگ کی اجازت دی تو اسی دن سو سے زیادہ کار کمپنیوں کے اہم نمائندے سعودی عرب پہنچ گئے اربوں ڈالر کی کاروں کے معاہدے ہوگئے عورتوں پر شرعی پابندی نے مارکیٹ، سرمایہ، انفرادی آزادی سب کو نقصان پہنچایا تھا لہٰذا بندگی شریعت قرآن وسنت ترقی اور مارکیٹ کے راستے میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں مغرب اسی لیے شریعت کے خلاف ہے غامدی صاحب کی شریعت ان رکاوٹوں کو دور کرتی ہے ولی رضا نصر کی کتاب Meccanomics پڑھ لیجیے جو مغرب کو جدید مسلم عورتوں کے بارے میں بتاتی ہے۔

وہ لکھتا ہے کہ تاریخ اسلامی میں یہ پہلا موقع ہے کہ عورتیں برقع، حجاب، نقاب، عبایا___ پہن کر اتنے بڑے پیمانے پر باہر نکل رہی ہیں مغرب ان کے حجاب نقاب پر اعتراض نہ کرے ان عورتوں کو پبلک لائف میں حجاب پہن کر شامل ہونے دے صبر سے کام لے___ اصلاً وہ یہ کہہ رہا ہے کہ وہ مسلمان عورت جو جدیدیت پسند علماء کے اجتہاد کے نتیجے میں گھروں میں ٹک کر بیٹھی رہو کے قرآنی حکم قرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیہ کو ترک کر کے نوکری ترقی کرنے مارکیٹ میں نکل آئی ہے اسے آنے دو نہ روکو___ یہ عورت جو آج برقع پہن کر تاریخ میں پہلی مرتبہ آٹھ دس گھنٹے کے لیے نوکری، ترقی، کے لیے مردوں کے ساتھ کام کرنے کے لیے راضی ہو کر گھر سے باہر نکلی ہے یہی عورت کل کپڑے بھی اتار دے گی۔ اسے گھر سے تو نکلنے دو___ مردوں میں مخلوط ہونے دو، اپنی تاریخ، اقدار، روایت، تہذیب، شرعی احکام، سورۂ نور، سورۂ احزاب کے خلاف عمل کرنے کی آزادی دو___ اگر تم نے اس عورت کے حجاب پر اعتراض کیا تو تشخص Identity کا مسئلہ پیدا ہوگا اور یہ عورت دوبارہ مذہبی ہوجائے گی اپنی تاریخ تہذیب روایت سے رجوع کرے گی لہٰذا حجاب کی مخالفت کر کے اس کی اسلامی حمیت، عصبیت، غیرت کو بھڑکانے کی غلطی نہ کروا گر تم حجاب نقاب پر پابندیاں لگاؤ گے تو عورتوں کی غیرت مذہبی حمیت جاگ جائے گی یہ گھروں میں بند ہوجائیں گی امہات المومنین کی اتباع شروع کردیں گی ان کو حجاب نقاب میں گھومنے نوکری کرنے، تعلیم حاصل کرنے کی آزادی دو یہ آزادی رفتہ رفتہ ان کی حیاء اقدار روایات کا خود ہی جنازہ نکال دے گی تم خواہ مخواہ پردے کی مخالفت کر کے مسلمان عورتوں کو امہات المومنین کی تقلید کرنے پر مجبور کرتے ہو۔

فلسفی اس قدر ذہین ہوتا ہے کہ اس کی دلیل میں کتنے راز مستور ہوتے ہیں ___ دنیا بھر میں حسینہ عالم کے مقابلے کاسمیٹک کی صنعت ہی کراتی ہے

اس کا مقصد عورتوں کو حسینہ عالم بنانے کا جھانسہ دینا ہوتا ہے ہر عورت کاسمیٹک استعمال کر کے سمجھتی ہے کہ وہ کسی دن حسینہ عالم ہو جائے گی حالانکہ حسن کسی کے جسم، لب و رخسار اور در و دیوار میں نہیں ہوتا وہ دیکھنے والی آنکھ میں ہوتا ہے۔ حسن نظر کے بغیر حسن کا ادراک و احساس محال ہے اسی لیے ایک کالے کلوٹے حبشی کو اپنا کالا کلوٹا بیٹا دنیا کا حسین ترین بچہ نظر آتا ہے۔

مغرب کا کمال یہ ہے کہ اس نے ہر کالے کے دل میں گورا ہونے کی آرزو پیدا کر دی ہے

پاکستان میں ستر سال سے ایمکس کریم کالے رنگ کو گورا کر رہی ہے

جدیدیت مغربیت نے تمام کالوں کو سمجھا دیا ہے حسن صرف گورا ہوتا ہے۔ لہٰذا اپنی تخلیق پر ___ اپنی وضع قطع، شکل وصورت رنگ پر نوحہ کناں ہے ہر شخص گورا بننا چاہتا ہے دنیا بھر میں یہ آرزو پیدا کرنے کے نتیجے میں کاسمیٹک کی صنعت اور پلاسٹک سرجری کی صنعت اربوں ڈالر کما رہی ہے لوگ اپنے رنگ، نسل، چہرے پر فخر کرنے، خود کو دوسروں سے الگ، مختلف اور بہتر سمجھنے کے بجائے دوسروں یعنی گوروں کی طرح بس گورے ہونا چاہتے ہیں وہ خود کو نہایت ذلیل حقیر سمجھ رہے ہیں۔

یہی مغرب کی کامیابی ہے کہ وہ کالے کوے کے دل میں بھی گورا ہونے کی آرزو پیدا کرتا ہے یہ آرزو خلش پھر اضطراب اور آخر کار انتشار بن جاتی ہے معریٰ نے کہا تھا کالے کوے سے کہو کیا تو اپنا رنگ بدلنے پر قادر ہے اس کے باوجود ایمکس کریم ستر سال سے کالی عورتوں کا رنگ گورا کر رہی ہے پاکستانی عورتیں اربوں روپے کی کریم خرید چکی ہیں ستر سال سے جھوٹے اشتہارات شائع ہو رہے ہیں اردو ڈائجسٹ بھی یہ اشتہار کر چکا ہے۔

علامہ اقبال نے غلام قادر روحیلہ کے واقعے کو جس طرح نظم میں پیش کیا ہے وہ نظم پڑھیے اور علامہ اقبال پر الزام لگا دیجیے کہ ان کی شاعری نے بے غیرت عورتوں میں بھی غیرت بھرنے کا لوازمہ [Material] مہیا کیا ہے کچھ لبرل جیسے وجاہت مسعود، یا سر پیرزادہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ لاہوری رقاصہ نے کلام اقبال پڑھ کر ہی قتل کیا ہوگا کیوں کہ کلام اقبال غیرت پیدا کرتا ہے بلاشبہ اقبال کی شاعری پڑھ کر ایمان غیرت اور عشق کی روایت زندہ ہوتی ہے اقبال کہتے ہیں

رُہیلہ کس قدر ظالم، جفا جُو، کینہ پرور تھا — نکالیں شاہِ تیموری کی آنکھیں نوکِ خنجر سے
دیا اہلِ حرم کو رقص کا فرماں ستم گر نے — یہ اندازِ ستم کچھ کم نہ تھا آثارِ محشر سے
بھلا تعمیل اس فرمانِ غیرت کُش کی ممکن تھی! — شہنشاہی حرم کی نازنینانِ سمن بَر سے
بنایا آہ! سامانِ طرب بے درد نے اُن کو — نہاں تھا حُسن جن کا چشمِ مہر و ماہ و اختر سے
لرزتے تھے دلِ نازک، قدم مجبورِ جنبش تھے — رواں دریائے خُوں، شہزادیوں کے دیدۂ تر سے
یونہی کچھ دیر تک محوِ نظر آنکھیں رہیں اُس کی — کِیا گھبرا کے پھر آزاد سر کو بارِ مغفر سے
کمر سے، اُٹھ کے تیغِ جاں ستاں، آتش فشاں کھولی — سبق آموزِ تابانی ہوں انجم جس کے جوہر سے
رکھا خنجر کو آگے اور پھر کچھ سوچ کر لیٹا — تقاضا کر رہی تھی نیند گویا چشمِ احمر سے
بجھائے خواب کے پانی نے اخگر اُس کی آنکھوں کے — نظر شرما گئی ظالم کی درد انگیز منظر سے
پھر اُٹّھا اور تیموری حرم سے یوں لگا کہنے — شکایت چاہیے تم کو نہ کچھ اپنے مقدر سے
مرا مسند پہ سوجانا بناوٹ تھی، تکلف تھا — کہ غفلت دُور ہے شانِ صف آرایانِ لشکر سے
یہ مقصد تھا مرا اس سے، کوئی تیمور کی بیٹی — مجھے غافل سمجھ کر مار ڈالے میرے خنجر سے
مگر یہ راز آخر کُھل گیا سارے زمانے پر — حمیت نام ہے جس کا، گئی تیمور کے گھر سے

علامہ اقبال نے جو کچھ سو سال پہلے کہا تھا وہ آج بھی حرف بہ حرف صادق ہے مسلمان عورت کو غیرت مند ہونا چاہیے اس میں یہ حمیت غیرت باقی رہے کہ وہ اپنے دشمن کو اسی کے خنجر سے قتل کر دے ___ جاوید غامدی اور تمام متجددین، سرسید، احمد دین امرتسری، غلام احمد پرویز، خلیفہ عبدالحکیم، غلام احمد قادیانی ___ وحید الدین خان، علامہ مشرقی، راشد شاذ، یوسف قرضاوی، مسلمانوں میں سے یہ حمیت و غیرت نکالنا چاہتے ہیں ___ وہ مسلمانوں کو عشق کی روایت سے کاٹنا چاہتے ہیں عشق کے بغیر جہاد نہیں ہوسکتا ___ اس امت کا احیاء جذبہ جہاد کے بغیر ممکن نہیں جہاد کے لیے غیرت، حمیت اور عشق لازمی ہیں۔

ہمیں افسوس ہے کہ عورتوں کے عالمی دن ۸/ مارچ ۲۰۱۸ء کے موقع پر پاکستان میں جتنی تقریبات منعقد ہوئیں___ ان میں جو تقاریر ہوئیں اخبارات و جرائد نے جو مضامین تقاریر، خبریں شائع کیں ان میں تمام تر ہدف، مذہب، روایت، خاندان، اسلامی اقدار کو بنایا گیا لیکن کسی اسلامی جماعت، مذہبی تنظیم، اسلامی تحریک کی طرف سے اس موضوع پر کچھ نہیں کہا گیا___ جو کچھ کہا گیا وہ صرف شرمسار معذرت خواہی تھی۔ عورت سے متعلق NGO's ڈرامے اخبارات میڈیا جو کچھ جھوٹا لوازمہ پیش کررہے ہیں اور پاکستان میں عورت کو مظلوم ترین طبقہ ثابت کررہے ہیں اس کا جواب کسی مکتب فکر کے پاس نہیں ہے کیوں کہ وہ عہد حاضر کے عقیدے آزادی مساوات ترقی کی تنقید تخلیق نہیں کرسکے لہٰذا جب بھی عورت پر ظلم کا کوئی ڈرامہ NGO پیش کرتی ہیں ہم اس کا جواب اسلامی علمیت اور اپنی روایت کے ذریعے دینے سے قاصر ہوتے ہیں لہٰذا ہم چپ ہوجاتے ہیں یا NGO اور لبرل کی ہاں میں ہاں ملانے لگتے ہیں ہمیں جرات ہی نہیں ہوتی کہ اس ہاں میں نہیں ملادیں۔

ان تمام تر کمزوریوں، کوتاہیوں کے باوجود ہماری تمام تر امید انہی راسخ العقیدہ مذہبی گروہوں سے ہے انشاءاللہ جس دن وہ مغرب کی علمی تنقید پر آمادہ ہوں گے تو۔ ایک دن وہ ان علمی جملوں کا جواب دینے کے قابل ہوجائیں گے۔